حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

ڈرپ آبپاشی

قادرپور راواں، ملتان میں

فوائد

- 50 فیصد تک پانی کی بچت
- 45 فیصد تک کھاد کی بچت
- 35 فیصد تک پیداواری اخراجات میں کمی
- 100 فیصد سے زائد پیداوار میں اضافہ
- فصل کا جلد پکنا
- پیداوار کے معیار میں بہتری
- کسانوں کا منافع بخش فصلوں کی طرف رجحان
- غیر ہموار زمینوں کیلئے موزوں ترین

گزشتہ چند سالوں میں پاکستان میں توانائی کا بحران شدید ہوگیا ہے جس نے ہر شعبہ زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ جہاں صنعتیں اور کارخانے اس کی زد میں آئے ہیں، وہیں زراعت بھی اس سے بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ جہاں پر بجلی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں سے آبپاشی ہورہی تھی وہاں کے کاشتکاروں کی زرعی مشکلات میں مزید اضافہ ہوا۔ پاکستان میں زیادہ تر کاشتکار روایتی طریقہ آبپاشی استعمال کرتے ہیں، جس میں اوسطاً ایک ایکڑ کو سیراب کرنے میں تین سے چار گھنٹے لگتے ہیں اور پورے دن میں اگر بجلی تواتر سے موجود رہے تو زیادہ سے زیادہ آٹھ ایکڑ سیراب ہوسکتے ہیں۔

حکومت پنجاب نے محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے ذریعے عالمی بینک کے تعاون سے "پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ" شروع کیا ہے، جس کا مقصد ڈرپ اور سپرنکلر جیسے جدید نظام

آبپاشی کی تنصیب و ترویج کرنا ہے۔ ڈرپ اور سپرنکلر لگانے کیلئے کل لاگت کا 60 فیصد محکمہ ادا کرتا ہے اور 40 فیصد کاشتکار کے ذمہ ہوتا ہے۔ یہ سسٹم پانی کے کم سے کم استعمال سے زیادہ سے زیادہ فصل کے حصول کیلئے بنائے گئے ہیں۔ جو کہ لوڈشیڈنگ سے ستائے کاشتکاروں کیلئے یہ کسی نعمت سے کم نہیں۔

ملتان کے چوہدری محمد یوسف نے پانی، کھاد اور مزدوری کی بچت کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈرپ نظام آبپاشی کی تنصیب کا فیصلہ کیا تاہم ان فوائد کے ساتھ ساتھ انہیں بجلی بحران سے پیدا شدہ مسئلہ سے بھی نجات مل گئی۔ اس کی تفصیل ان کے فارم کے منتظم عبدالکریم نے ایسے بتائیں:

"بجلی ایک گھنٹہ آتی ہے اور ایک گھنٹہ جاتی ہے۔ کھیت کو کھلا پانی لگانے کی صورت میں ایک گھنٹے میں مشکل سے چند کنال زمین سیراب ہوتی ہے، دوبارہ بجلی آنے پر پانی پھر اسی زمین پر سے گزر کر آگے جاتا ہے۔ جبکہ ڈرپ آبپاشی سے ایک گھنٹے میں تین ایکڑ سیراب ہو جاتے ہیں۔ دوبارہ بجلی آنے پر اگلے تین ایکڑ میں پانی لگا دیتے ہیں۔ مزید برآں بجلی کے کم وقت کیلئے آنے کی صورت میں بھی جس کھیت کو پہلے سے چند منٹ کیلئے پانی لگ چکا ہو، وہاں دوبارہ آبپاشی کرتے وقت بھی پانی کا ضیاع نہیں ہوتا۔ چونکہ پانی پودوں کی جڑوں کے نزدیک اور قطروں کی صورت میں آہستہ آہستہ لگتا ہے۔ اس لئے یہ ساتھ ساتھ ہی فصل کے استعمال میں آتا رہتا ہے۔ لہٰذا اسی جگہ پر دوبارہ پانی لگائے جانے کی صورت میں یہ ضائع نہیں ہوتا، کیونکہ پہلے سے لگایا جانے والا پانی فصل کے استعمال میں آ چکا ہوتا ہے۔"

ڈرپ نظام آبپاشی قطاروں میں لگائی جانے والی ہر فصل کیلئے موزوں ہے۔ چوہدری یوسف صاحب نے اپنے مویشیوں کیلئے مکئی کی فصل پر ڈرپ نظام آبپاشی کی تنصیب کرائی۔ ڈرپ آبپاشی میں مناسب اور بروقت کھاد اور پانی کی ترسیل کی وجہ سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس بارے ان کے منیجر نے بتایا:

"ہم ڈرپ پر مکئی کی دو فصلات کاشت کر چکے ہیں، دونوں دفعہ بہت عمدہ فصل ہوئی۔ روایتی طریقہ آبپاشی سے جب کاشت کرتے تھے تو 15 ایکڑ سے 6 ماہ کا چارہ نکلتا تھا۔ ڈرپ آبپاشی سے حاصل ہونے والی فصل کا بھی بنایا گیا Silage 7 ماہ چل جاتا ہے، اس دوران ہمارے فارم میں جانوروں کی تعداد بھی بڑھی ہے۔ اس وقت بھی 20 ایکڑ پر روایتی طریقہ آبپاشی سے مکئی کاشت کر رہے ہیں۔ دونوں کی بوائی اکٹھے کی تھی۔ فلڈ والی فصل میں 50 کلو کھاد فی ایکڑ استعمال کر چکے ہیں جبکہ ڈرپ والی فصل میں 15 کلو کھاد ڈالی ہے، لیکن ڈرپ والی فصل کا پودہ دوسری سے ایک فٹ بڑا ہے۔ یہ فرق صرف اس مرتبہ نہیں ہے اس سے قبل بھی دو مرتبہ مکئی کاشت کر چکے ہیں اور اس وقت بھی اسی طرح کی فصل تھی۔"

ڈرپ نظام آبپاشی میں کھاد کو پانی میں حل کر دیا جاتا ہے، جو کسی غیر ضروری جگہ پر جانے کے بجائے براہ راست پودوں کی جڑوں میں جاتی ہے۔ اسی لئے ڈرپ آبپاشی میں 60 فیصد تک کم کھاد استعمال ہوتی ہے اور فصل کے درمیان والی جگہ پر کھاد اور پانی نہ جانے کی وجہ سے جڑی بوٹیوں کی پیدائش بھی کم ہوتی ہے۔

ڈرپ آبپاشی کے انہی فوائد کو دیکھتے ہوئے چوہدری محمد یوسف صاحب نے مزید دس ایکڑ پر ڈرپ کی تنصیب کرائی ہے۔